Rohtas Mahila College , Sasaram

Dr Shahla Bano

Dept of Urdu

Course:-BA part 3 (Hons) paper 8th (2019-20)

Topic :- Moquala Nazeer Akbar Abadi Continued

Scanned with CamSca

(مقالہ)

نظیر اکبر آبادی اور ان کی ہندوستانی شاعری

نظیر خالص ہندوستانی شاعر تھے۔ ہندوستان کی زندگی، اس کے موسم، رسم و رواج ان کی شاعری کے لازمی عنصر ہیں۔ وہ اپنے آس پاس کی زندگی سے شاعری کے لئے مواد حاصل کرتے ہیں۔ ان کی شعوری کوشش ہوتی تھی کہ ان کی شاعری موضوع اور زبان دونوں کے اعتبار سے عوام کی زندگی اور ان کے جذبات سے قریب تر ہو۔ نظیر فطرتاً خوش مزاج تھے۔ اس لئے ان کی شاعری کی خوش مزاجی ان کا سب سے بڑا جوہر ہے۔ ان کی شاعری میں آزردگی، اضمحلال اور مایوسی کا دور دور پتا نہیں۔ نظیر کا سارا کلام پڑھنے پر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے نہ اپنی زندگی اور نہ ہی اپنی شاعری میں مذہب یا تعصب کو جگہ دیا۔ ان کی زندگی کا بیشتر حصہ ہندوؤں کے ساتھ گزرا۔ آصف الدولہ نے انہیں لکھنؤ بلوایا تھا۔ مگر وہ نہیں گئے بلکہ ایک ہندو کے یہاں معلمی کرکے زندگی گزار دی۔ انہوں نے "کنہیا جی کا جنم"، "بانسری"، "مہادیو کا بیاہ"، "بلدیو جی کا میلہ"، "بھیروں کی انتہائی کا دیا"۔ نظمیں لکھیں ہیں۔ ہولی کا اس طرح بیان کرتے ہیں

ہو ناچ رنگیلی پریوں کا بیٹھے ہوں گلرو رنگ بھرے
کچھ بھیگی تانیں ہولی کی کچھ ناز و ادا کے رنگ بھرے

دیوالی کا جشن دیکھئے

ہر ایک مکاں میں جلا پھر دیا دیوالی کا
ہر ایک طرف کو اُجالا ہوا دیوالی کا

بقول ڈاکٹر شارب ردولوی "نظیر اکبر آبادی نے ہندو تہواروں، میلوں ٹھیلوں اور تہواروں میں شاید ہی کوئی ایسا موقع ہو جس پر نظم نہ کہی ہو۔ ورنہ ہر اہم تہوار اور مقدس اوتاروں کی شان میں ان کی نظمیں موجود ہیں۔ یہ نظمیں واقعے، یا موقعے کا صرف سپاٹ بیان نہیں بلکہ ان کے ایک ایک لفظ میں وہی عقیدت، والہانہ اور دل سے محسوس کئے گئے جذبے کا اظہار ہے جو کسی ہندو کے ہی دل میں ہو سکتا ہے۔"

Scanned with CamScanner

نظیر نے بسنت "ہولی"، دیوالی، راکھی، کنہیا جی کی راس، "بلدیو جی کا میلہ"، گرونانک اور درگا جی درشن، بھیروں کی تعریف اور مہادیو جی کے بیاہ پر نظمیں لکھی ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ان نظموں کو پڑھتے ہوئے احساس نہیں ہوتا ہے کہ یہ غیر ہندو کسی شاعر کا کرشمہ ہے۔ ان نظموں میں وہی جذباتی لگاؤ، عقیدت و احترام ہے جو کسی ہندو کو ہو سکتا ہے۔ گرو نانک پر نظم لکھی ہے تو اس میں بھی وہی عقیدت ہے۔

ہیں کہتے نانک شاہ جنہیں وہ پورے ہیں آگاہ گرو
وہ کامل رہبر جگ میں ہیں یوں روشن جیسے ماہ گرو
مقصود مراد، امید سبھی بر لاتے ہیں دل خواہ گرو
نت لطف و کرم سے کرتے ہیں ہم لوگوں کا نرباہ گرو
اس بخشش کے اس عظمت کے ہیں بابا نانک شاہ گرو۔
سب سیس نوا ارداس کرو اور ہر دم بولو واہ گرو

نظیر اکبرآبادی کی حمد "ہو الخالق الباری" کا ذکر ضروری ہے۔ حمد تو سب سارے شعراء نے لکھی ہیں۔ اور ان میں کرتے اپنے طور پر خدا کی تعریفیں کی گئی ہیں۔ لیکن خدا کا یہ تصور صرف ایک اسی فرقے تک محدود دکھا مگر نظیر کی حمد صحیح معنوں میں قومی یک جہتی کی تصویر ہے۔ اور اردو ادب قومی یک جہتی کو جس طرح پیش کرتی ہے شاید کوئی اور نظم نہیں پیش کرتی۔ حمد "ہو الخالق الباری" کا ایک بند ملاحظہ ہو۔

کوئی خالق باری رب مولیٰ رحمٰن رحیم اللہ تنگری
کوئی اکو روپ کرتار کہے نرکار نرنجن نر دھاری
کوئی رام رام کہہ کر سمرے کوئی بولے شیو شیو ہری ہری
کوئی دانو دینت دیوائل کوئی ایس دیوت دھن پتی
"کل عالم تیری یاد کرے تو صاحب سب کا سجنا ہے"

اس حمد میں نظیر اکبرآبادی نے خدا کے لیے ان تمام ناموں کا استعمال کیا ہے جو مختلف مذاہب، عقیدوں اور فرقوں میں اپنے معبود کو یاد کرنے کے لیے مستعمل ہیں۔ اس طرح اردو شاعری کے شفق پر نظیر اکبرآبادی کی ہستی تنہا ستارے کی طرح تابندہ ہے۔

CONTINUED ←